شورش کاشمیریؒ

۷ رستمبر ۱۹۷۴ء

اے مسلماں صورتِ حالات سے حیراں نہ ہو
آ گئی نزدیک منزل ہوش کی پونجی نہ کھو
باغباں سے موسمِ صرصر میں کہنا ہے مجھے
اس چمن میں لالہ و گل کی جگہ کانٹے نہ بو
آزمائش کا زمانہ ہے عزیزِ محترم
معرکے سنگین ہیں اے نیند کے ماتے نہ سو
طاعتِ ربّ العلیٰ ،عشقِ محمدؐ مصطفیٰ
رہروانِ دینِ پیغمبرؐ کی بنیادیں ہیں دو
بیسوا کا عارضِ گلگوں ہے زعمِ سلطنت
دامنِ فرمانروائی خونِ ناحق سے نہ دھو
سیّد الکونینؐ کی پھٹکار اس ملعون پر
جس کے دل میں ہے نبوت کا تصور گومگو
مکتبی مُلا،سیاسی لونڈوں کے ہمرکاب
ناؤ کو سیلاب کی موجوں میں دیتے ہیں ڈبو
دین ہے رجعت پسندی کی علامت آج کل
گاڑ دی ہیں وہ مسلمانوں سے یہ کہتے ہیں جو
جان کی بازی ہے اور ختمِ نبوتؐ کا سوال
فیصلہ ہو کر رہے گا اس مہینے سات کو

معرکۂ ختمِ نبوت

ناموسِ مصطفیٰ کے نگہدار زندہ باد
میرِ اممؐ کے غاشیہ بردار زندہ باد
نوے برس کا ایک قضیہ کیا ہے طے
بادہ گسارِ احمدِ مختارؐ، زندہ باد
سرکرلیا ہے ختمِ نبوت کا معرکہ
زندہ دلانِ لشکرِ احرار، زندہ باد
جھکتا نہیں ہے پرچمِ دینِ ہدیٰ کبھی
رکتی نہیں دین کی للکار ، زندہ باد
پرچم ہے سرفراز رسالت مآبؐ کا
لایا ہے رنگ جذبۂ ایثار، زندہ باد
ازبسکہ ذوالفقار علی بے نیام ہے
خنجر بکف ہے قافلہ سالار، زندہ باد
اہلِ وفا کے دل میں پیمبر کی ہے لگن
اہلِ وغا کے عشق کی رفتار ، زندہ باد
برطانوی نژاد نبوت کا ارتحال
نرغے میں آگئے ہیں سیہ کار، زندہ باد
بھٹو کا نام زندہ ٔ جاوید ہوگیا
شورش شکست کھا گئے اشرار، زندہ باد

☆☆☆☆☆